67886-سارازیورصدقہ کرنے کی نذرمانی اوراس کے ذمہ زکاۃ بھی ہے توکیا کرنا ہوگا ؟

سوال

ایک عورت بیمارہوئی تواس نے نذرمانی کہ اگراللہ تعالی نے اسے شفایابی سے نوازا تووہ اپنا سارازیورصدقہ کرے گی، اورشفایابی کے بعدنادم ہوئی!اب اس سوال ہے کہ :

کیااس نذرکاکفارہ ہے ؟ اوراگریہ نذرلازما پوری کرنا ہوگی؛ تواس زیورپرآٹھ برس کی زکاۃ واجب الادہ ہے؛کیاوہ ان سب سالوں کی زکاۃ اداکرے گی ؟ اورکیااسی زیورسے اداکرنا ہوگی یانہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

نذرماننی مشروع نہیں ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے؛اس کی دلیل عبداللہ بن عمررضی اللہ تعالی عنہماکی روایت کردہ حدیث ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نذر ماننے سے منع کرتے ہوئے فرمایا :

"یہ کسی چیزکوواپس نہیں کرتی بلکہ یہ توبخیل سے نکالنے کا ایک بہانہ ہے"

متفق علیہ، یہ الفاظ بخاری شریف کے ہیں.

اس لیے ہرمسلمان مردوعورت کونذر سے دورہی رہنا چاہیے، اوراپنے آپ پرایسی چیزلازم نہیں کرنی چاہیے ہوسکتا ہے جسے پورا کرنے وہ عاجزآجائے اوروہ نذرپوری کرنی مشکل ہواورپھروہ گناہ اورحرج میں پڑجائے"

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء(362/23).

باوجوداس کے کہ نذرماننی اصلامکروہ
ہے، لیکن جس شخص نے کوئی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی نذرمانی تواسے پوراکرنا
لازم ہے؛کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے اللہ تعالی کی اطاعت و
فرمانبرداری کرنے کی نذرمانی تووہ اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری کرے، اورجس
نے اللہ کی نافرمانی ومعصیت کرنے کی نذرمانی تووہ اس کی نافرمانی ومعصیت نہ کرے
"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6202).

دوم :

مالی صدقہ کرنے کی نذرماننا اطاعت و
فرمانبرداری کی نذرہے جس کا پوراکرنالازم ہے.

اورجس کسی نے بھی اپنا سارازیور
صدقہ کرنے کی نذرمانی ہوتواس کی دوحالتیں ہیں :

پہلی حالت :

یہ زیورہی اس کاسارامال اورپونجی
ہو، تواس زیورکاایک تہائی حصہ صدقہ نکالنا کافی ہوگا، امام احمد رحمہ اللہ
تعالی کا یہی مذہب ہے.

اورکچھ اہل علم نے سارامال ہی صدقہ
کرناواجب قراردیا ہے، جن میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالی شامل ہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"جس شخص نے اپنا سارامال صدقہ کرنے
کی نذرمانی ہوتواس کاایک تہائی حصہ اداکرنے سے اداہوجائے گا، امام زہری اور
امام مالک رحمہما اللہ تعالی کا یہی قول ہے.

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی
کہتے ہیں : زکاۃ والا مال سارا صدقہ کرے گا . . .

اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

وہ اپنا سارا مال صدقہ کرے گا؛ کیونکہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے بھی اللہ تعالی کی اطاعت و
فرمانبرداری کرنے کی نذر مانی ہو تو وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے "

اور اس لیے بھی کہ وہ اطاعت کی نذر
ہے، لہذا اسے پورا کرنا لازم ہے، مثلا نماز اور روزے کی نذر.

اور اس کا ایک تہائی حصہ صدقہ کرنے
کی دلیل یہ ہے کہ جب ابولبابہ رضی اللہ تعالی نے کہا کہ میری توبہ میں ہے کہ میں
اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں،
تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ رضی اللہ تعالی کو فرمایا :

"تجھے ایک تہائی حصہ صدقہ کرنا ہی
کافی ہو جائے "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے
مشکاۃ المصابیح حدیث نمبر (3439) کی تخریج میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم : میری
توبہ میں یہ بھی ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے صدقہ کرتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اپنا کچھ مال رکھ لو" متفق علیہ.

اور ابو داود کی روایت میں ہے :

"تیرے لیے ایک تہائی حصہ (کا صدقہ
کرنا) کافی ہو جائے گا"

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی صحیح
ابو داود حدیث نمبر (3319) میں کہتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے. انتہی.

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (
340/11) کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

معنی یہ ہوا کہ: اگر نذر مانی ہوئی
معین چیز سارے مال کو اپنے اندر سمو لے تو اس کا حکم اس شخص کا حکم ہو گا جس نے اپنا
سارا مال صدقہ کرنے کی نذر مانی ہو، تو اس کے لیے ایک تہائی حصہ صدقہ کرنا کافی
ہو گا.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہیں:

"سنت میں ہے کہ جس شخص نے اپنا سارا
مال صدقہ کرنے کی نذر مانی ہو اس کے لیے ایک تہائی حصہ صدقہ کرنا کافی ہو گا، کیونکہ
سارا مال صدقہ کرنے میں ضرر ہے"

دیکھیں: الفتاوی الکبری (188/6).

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے بھی
اسی طرح "اعلام الموقعین (165/3)" میں کہا ہے.

اور راجح وہی ہے جس کی طرف حنابلہ
گئے ہیں، اور مستقل فتوی کمیٹی "اللجنۃ الدائمۃ" کا فتوی بھی یہی ہے، کمیٹی سے
مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

اگر کسی شخص نے ہمیشہ اپنی ساری
تنخواہ اللہ تعالی کے راستے میں دینے کی نذر مانی تو اس کا حکم کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"آپ کے لیے تنخواہ کا ایک تہائی
صدقہ کرنا کافی ہوگا، کیونکہ جس نے اپنا سارا مال صدقہ کرنے کی نذرمانی تھی اسے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

"تجھ سے ایک تہائی حصہ کی ادائیگی
کفائت کرجائے گی"

اسے ابوداود نے روایت کیا ہے. انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (225/23).

دوسری حالت :

اس کے پاس زیور کے علاوہ اور بھی مال
ہو، تو اس عورت پر اپنی نذر کے مطابق سارا زیور صدقہ کرنا لازم ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اور جب کوئی شخص اپنے مال میں سے
کوئی معین یا مقدار مثلا ایک ہزار روپے صدقہ کرنے کی نذرمانے تو امام احمد سے
روایت کیا جاتا ہے کہ : اس کا ایک تہائی دینا جائز ہے؛ کیونکہ اس نے مال صدقہ کرنے
کی نذرمانی ہے، تو اسے کے لیے ایک تہائی صدقہ کرنا کفائت کرجائے گا، سارے مال کی
طرح.

اور صحیح مذہب یہی ہے کہ وہ سارا ہی
صدقہ کرے، کیونکہ اس نے وہ مال نذرمانا ہوا ہے، اور وہ فعل نیک وصالح اور اللہ
تعالی کا قرب حاصل کرنے کے لیے ہے، لہذا سب نذروالی اشیاء کی طرح اسے بھی پورا
کرنا لازم ہے، اور اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان کے عموم کی بنا پر بھی :

.{وہ نذروں کو پورا کرتے ہیں
}.الانسان (7).

اختلاف تو سارے مال میں ہے کیونکہ اس
میں حدیث وارد ہے، اور اس لیے بھی کہ سارا مال صدقہ کرنے میں ضرر لاحق ہوتا ہے، الا

یہ کہ یہاں اگر نذر سارا مال ہی اپنے اندر سمو لے تو پھر اسی طرح ہو گا"

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (
.(340/11

سوم :

رہا مسئلہ زیور کی زکاۃ کا : تو اس کے
آٹھ برسوں کی زکاۃ ادا کرنی ضروری ہے ، چاہے (پچھلی تفصیل کے مطابق) ہم سارا زیور
صدقہ کرنے کا کہیں یا ایک تہائی دونوں حالتوں میں اس کی زکاۃ ادا کرنا ضروری ہے ؛
کیونکہ زکاۃ اس پر ایک قرض اور واجب ہے ، اور اس کا نذر کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ،
لیکن اگر زیور کی زکاۃ سارا زیور ہی بن جائے تو پھر اسے زکاۃ کسی اور مال سے ادا
کرنی چاہیے نہ کہ وہ زیور ہی زکاۃ میں دے دے .

اور اگر اس پر زیور کا ایک تہائی حصہ
صدقہ لازم آتا ہو تو اس کے لیے باقی زیور سے زکاۃ ادا کرنی جائز ہے اگر زیور اس
کے لیے کافی ہو اور دوسرے مال سے بھی .

واللہ اعلم .